

میں تو شامل ہو گیا ،  
 لیکن دردِ عشق سے  
 خالی رہا ۔ یہ جو اس  
 پر شبنم نظر آتی ہے  
 حقیقت میں شبنم نہیں ،  
 بلکہ بے سوز داغ کی  
 بنا پر عرقِ شرم کے  
 قطرے ہیں ۔ گویا وہ  
 اپنی دردنا آشنائی پر  
 شرمساری کا اظہار کر رہا ہے ۔

اے پر تو خورشید جہاں تاب ادھر بھی  
 سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے  
 ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد  
 یارب ! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے  
 بیگانگیِ خلق سے بے دل نہ ہو غالب  
 کوئی نہیں تیرا تو مری جان ، خدا ہے

۲۔ شرح : ایک طرف میرا دل ہے ، جو حسرت دیدار کی کھینچ تان  
 میں سہرا پا خون ہو گیا ۔ دوسری طرف وہ محبوب ہے ، جس نے منہدی لگائی آئینہ  
 ہاتھ میں لے لیا اور بد مستیاں کرنے لگا ۔ یعنی میں تو اپنی آرزوؤں کا خون کیے بیٹھا  
 ہوں ، وہ منہدی لگا کر آئینہ ہاتھ میں لیے عشوہ و انداز دکھا رہا ہے ۔  
 اب اس شعر کی مناسبتوں پر غور فرمائیے ، دل ، آئینہ ، خون شدہ ، بدستِ  
 کشمکش حسرت دیدار ، آئینہ بدست ۔

۳۔ لغات ۔ شعلہ : یہاں اس سے مراد ہے ۔ سوزِ عشق ۔

ہوسِ شعلہ : تمنائے سوز ۔

شرح : تمنائے سوز نے جو کام انجام دیا ، وہ غالباً سوزِ عشق بھی  
 انجام نہ دے سکتا ۔ مجھے برابر ہی آرزو رہی کہ جل مروں ، لیکن دل کی انفرادی  
 اس حد پر پہنچی ہوئی تھی کہ میری آرزو کا ساتھ نہ دے سکی ۔ اس حالت کی ناگواری  
 نے مجھے اتنا غصہ دلایا کہ اس پر جلتا رہا اور یہ جلن یہاں تک پہنچ گئی کہ خود بھی  
 ختم ہو گیا ۔